"ہم اسی طرح زمانہ کو لوگوں کے درمیان گھماتے ہیں۔"

یعنی اُس قانونِ قدرت کو سمجھنا چاہیئے کہ کائنات میں ثبات نام کی کوئی چیز نہیں، کائنات ہمہ وقت تبدیلی و تغیر کا نام ہے۔ زمانہ ٹھہرتا نہیں مسلسل حرکت میں ہے کبھی کسی قوم کو کبھی کسی ملک کو عروج حاصل ہے۔ یہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کے کُلّی اختیار میں ہے۔ انسانوں کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے، ایک اور آیتہ کریمہ ہے :۔

قل اللّٰھم مالک الملکِ تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کلِ شیءٍ قدیر

کہہ دو۔ اے اللہ تو ہی ملک کا مالک ہے جسے چاہے ملک دیتا ہے جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے۔ جسے چاہے عزّت دیتا ہے، جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں خیر و کامیابی و بھلائی ہے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے

حال ہی میں ان دونوں آیتوں کی صداقت کا اظہار دو اہم واقعات سے ہوتا ہے :۔

دوسری جنگِ عظیم ۱۹۴۵ء میں ختم ہوئی۔ اس کے بعد امریکہ اور سوویت یونین دُنیا کے نقشہ پر دو بڑی طاقتوں کے طور پر اُبھرے۔ جب کہ دُنیا کی سب سے بڑی طاقت برطانیہ تیسرے نمبر پر آگئی۔ فرانس کا شمار چوتھی بڑی طاقت میں ہونے لگا ـــــ لیکن اب ۴۵ برس بعد اس نقشہ میں یکایک تبدیلی آئی دو بڑی طاقتوں میں سے ایک یعنی سوویت یونین اچانک ہی بگڑ گیا۔ آج سے بیس برس قبل اگر سوویت یونین کے بارے میں ایسی کوئی بات کہتا تو اُس کی دماغی صحت پر لوگوں کو شک ہونے لگتا، لیکن آج یہ بات ایک ٹھوس واقعہ بن چکی ہے کہ سوویت یونین بگڑ چکا ہے۔ اور مزید بگڑے گا۔ دُنیا کے مورّخ اور سیاسی مبصرین سوویت یونین کے زوال کے اسباب و علل کا پتہ چلائیں گے اور تفصیلی بحث کریں گے۔ اس موضوع پر مستقبل میں ریسرچ ہوگی لیکن ان سب سے ماورا، ایک حقیقت ہے۔ وہ ہے خداوند تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ ـــــ جس کے سامنے کسی کی کچھ نہیں چلتی۔ کل تک زمانہ سوویت یونین کے ساتھ

تھا آج یہ امریکہ کے ساتھ ہے۔ وہی سوویت یونین جو امریکہ کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا تھا۔ اب مدد کے لئے اُس کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا ہے۔ یہ ہے آیتہ کریمہ کا مصداق۔

تلک الایام نداولھا بین الناس

ہمارے دور کا دوسرا اہم واقعہ خلیجی جنگ کا ہے۔ امیر کویت سے سلطنت چھن چکی تھی۔ ایک ہی رات میں عراق نے اُس پر قبضہ کر لیا تھا —— پھر یہی سلطنت واپس بھی مل گئی۔ جنگ میں عراق کو شکست ہوئی۔ اور کویت و سعودی عرب کو فتح حاصل ہوئی۔

کیا یہ واقعہ دوسری آیت کا مصداق نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ جسے چاہتا ہے ملک بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے۔ جسے چاہے عزت دیتا ہے جسے چاہے ذلت ——

بجا طور پر ذہن میں سوال اُبھرتا ہے کہ جب سب کچھ خداوند قدوس کے قبضہ و اختیار میں ہے تو انسان کیا کرے —— انسانوں کا صرف ایک فریضہ ہے وہ آنکھ بند کر کے خدائی احکام پر چلیں، اور اپنے فرائض ادا کریں۔ وقت آئے گا غیب سے حالات بدلیں گے۔

ضمنی انتخابات

چیف الیکشن کمشنر نے ۱۹ پارلیمانی حلقوں میں اور اس کے ساتھ ہی کافی تعداد میں اسمبلی حلقوں میں چناؤ کا اعلان کر دیا ہے۔ اتنی بھاری تعداد میں ضمنی انتخابات کبھی نہیں ہوئے تھے۔ ان حلقوں کے لئے ووٹنگ ۱۶ نومبر کو ہوگی۔ جن پارلیمانی حلقوں میں انتخابات ہو رہے ہیں، اُن میں چار اہم ہیں۔ تندیاں (آندھرا) بارہ متی (مہاراشٹر) نئی دلی اور امیٹھی (یوپی) تندیال حلقہ سے وزیر اعظم مسٹر نرسمہا راؤ اور بارہ متی سے وزیر دفاع مسٹر شرد پوار چناؤ لڑیں گے۔ جب کہ نئی دلی حلقہ سے بھارتیہ

جنتا پارٹی کے امیدوار فلمی اداکار شتروگھن سنہا چناؤ لڑ رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں کانگریسی امیدوار راجیش کھنہ ہوں گے۔ امیٹھی حلقہ سے کانگریس کے امیدوار کیپٹن ستیش شرما ہوں گے۔ چونکہ مسز سونیا گاندھی سیاست میں داخل ہونے اور وہاں سے چناؤ لڑنے سے انکار کر چکی ہیں۔

ہندوستان کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اتنے بڑے پیمانہ پر حلقوں میں ضمنی چناؤ ہو رہے ہیں۔ ابھی چناؤ کا رُخ واضح نہیں ہے۔ لیکن حقیقت بھی اپنی جگہ ہے کہ ماہ جون کے چناؤ کے بعد ووٹروں کے رجحان میں قدرے تبدیلی آئی ہے۔ شاید ۱۶ نومبر تک اور بھی تبدیلی آ جائے۔

سب لوگ مرکز کو مضبوط اور مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک اچھا رجحان ہے آثار اس کے ہیں کہ کانگریس ۱۹ حلقوں میں سے کم از کم ۱۱ حلقوں میں میدان مار لے گی تاہم ابھی وثوق کے ساتھ کوئی پیشین گوئی ممکن نہیں۔ ووٹر ہمیشہ ہی پُراسرار رہتے ہیں۔ اخیر تک اُن کا حقیقی فیصلہ معلوم نہیں ہوتا —— بھارتیہ جنتا پارٹی کے لئے اس بار کوئی لہر نہیں ہے لیکن

دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

وہ رام مندر کے خیال میں ہیں۔ اسی لئے رام مندر کی تعمیر کا زور و شور کے ساتھ پرچار جاری ہے۔